

تذرات

اداکر مولوی سید احمد صاحب تیسلیخ ایچ آر ایچ ایس ایم بی

مولانا عبدالخالق صاحب درباری
محکم بیعت اپنی تصنیف "سفر حجاز" میں انوار
مہربان کے تحت جنت البقیعہ نقشہ چھپنے
جوئے لکھے ہیں۔

"ادھر دیکھئے تو جگر گوشہ رسوں مسلم
صاحبزادہ ابراہیم جو اگر زندہ رہتے
قرب ہوئے!"

یعنی مولانا صاحب نے حدیث لوحا ش
ابراہیم لکھان صد فقہا نبیا کو درست مانا ہے
اب ہم مولانا عزیز نے دریا نشا کرتے ہیں۔ گو اگر
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دریا
نبوت بند ہو گیا تو حضرت ابراہیمؑ زندہ رہتے
کی صورت میں نبی کیسے ہوتا ہے۔ آپ کے قول
سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد بھی مسلمہ نبوت بند نہیں ہوا۔ بلکہ جو
انعام نبوت کا مستحق ہو گا اس کو یہ انعام دیا جائے
گا اور یہی جماعت ابراہیم کا عقیدہ ہے۔

آخر البیعت
مولانا عبدالخالق صاحب مسز
میرزا محمد انور صاحب نے لکھا ہے کہ
وہ بیعت بھی ہے۔ آخر بیعت بھی ہے
سب سے پہلا کہ وہ بیعت بھی ہے اور
سب سے آخری عبادت فائدہ بھی ہے
براہ کرم اب آپ ہی آواز بلند کر کے سخن
تائیں۔ اگر آئینہ سے آپ کی مراد افضلیت
ہے تو آخر الانبیا کا مطلب افضل الانبیاء کیوں
نہیں ہوگا؟
پھر آپ عنوان "حرم قرص" کے تحت لکھتے
ہیں:-

طو راب بھی دی ہے۔ قلبیات اب
بھی وہی ہیں۔ حجاب میں لہن نہا کیے
وہ اب اب بھی چون کا قول ہے۔ تمہیں
دربار ہی کہتے مالا کوئی نہیں۔

مولانا صاحب شکر و مہم ہوا صاحب
ٹھیک ٹھاک سے نگری نہیں فرمایا کہ آج وہ سب
ادنی کہتے دے گا کیسے کہ ہم نے تو سنا ہے
کہ تادیان کے ایک ان کے نے دیا اور کیا
خدا اس پر جہاد کرے گا۔ مگر آپ کے نزدیک
تو انہوں نے جو بچ نہیں پایا۔

گردابِ محافل ختم نبوت
اسلام مشرق وسطیٰ اور
۸۸ مارچ ۱۹۸۸ء
میں ہزاروں کے ہزاروں نے پاکستان کے چند
اصغر رائے ہیں۔ جو بارے عزت اب وہی باطن
نہایت جوارہ لکھتے ہیں۔ ان اشعار پر تبصرہ
کرتے ہوئے پیام مشرق لکھتے ہیں
جو تو برسوں کی فاضلت اور
اضلاع کو دریا بہ لکھ جانے کا کھلی شہادت
ہے۔ لیکن وہیں اشعار قاتلے لکھتے
ہیں کہ یہ تصدیق نہیں کر سکتے ہیں۔ کہہ
آئیے انہیں ہر جہیں لگے جو۔

ضروری اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشریؑ کا اعلان

تمام احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ رسالہ خطبات لاہور پر جو
رفیق احمد کا نام ترتیب دینے والوں میں لکھا گیا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ
ہے۔ رفیق احمد میرا بیٹا ہے۔ ابھی تسلیم سے فارغ نہیں ہوا نہ وہ ایڈیٹری
کے قابل ہے نہ ترتیب دینے کے قابل۔ لیکن ہے اس وقت کرک بکن کے
وہ بھی ناقص۔ مولوی سیف الرحمن صاحب پروفیسر جامعۃ البشریٰ نے جو
درحقیقت اس رسالہ کے کرتا دھرتا ہیں اس کا نام صرف اس وجہ سے رکھا
ہے کہ شاذاں کے نام کی وجہ سے اسی رسالہ کو خریدیں۔ یہی اعلان
کرتا ہوں کہ یہ رسالہ محض دوسرے رسالوں کے چرائے ہوئے محضوں پر
چلتا ہے۔ کوئی احمدی دھوکا میں نہ آئے۔ اور اس کو نہ خریدے۔ رسالہ
میں تو یہ لکھا ہے کہ اس کی کاپیاں بالکل ختم ہو گئی ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین
دلانا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں مولوی سیف الرحمن صاحب کا رسالہ گدائی لے
کر صاحب حقیقت لوگوں کے گھر میں پھر بیٹے لکچھہ درکار ہیں اس رسالہ
کا اگلا ایڈیشن نکال سکوں۔

خاکسار مولانا محمد احمد خلیفۃ المسیح اثنی عشریؑ

سیرت سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت

بھارت میں بعض شریکینہ لوگ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ذات ستودہ صفات کے خلاف ہتک آمیز مضامین اور رسائل شائع
کرتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کے دل کی مختلف قوموں میں
کینہ کی اور فساد برپا ہوتا ہے۔ ہاری کلکی اور سیکولر حکومت کے لئے بھی باعث
پریشانی ہوتا ہے

اس وقت کا بہترین سرمایہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستند
سوانح حیات اور سیرت کی غیر مسلموں میں عام اشاعت کی جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے نظارت
ہدائے نہایت انتہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور سیرت طبعی ہندی زبان میں تیار کروائی ہے
کیونکہ ہندی ملک کی سرکاری زبان ہے اور غیر مسلموں خصوصاً ہندوؤں کیلئے اس زبان میں لکھنا
زیادہ مفید ہے لہذا ہندی میں سیرت طیبہ لکھی گئی ہے۔

احباب! گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں
اور حتی المقدور اپنا چندہ اس کتاب کی اشاعت کیلئے دانا منت لیں نظارت دعوت
تیسلیخ میں جو آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے تحت ہوں
جو احباب اس کا زیر میں جو لکھا اسکا اسکا مبارک ہے ترغیب میں درج کے ہونگے اللہ
تعالیٰ سب احباب کو یقین بخلا فرمائے اور مانظ ونا ضرور۔ روزنامہ "ہدایت و نجات" میں

جلس احرام اسام سے داستہ
ہر اور تحریک نعمت نبوت کا لفظ
ہو۔
پیام مشرق کو شایہ پہلی مرتبہ ان کے
اطلاق دیا۔ البین کا علم ہوا ہے۔ لیکن ہمیں
تو اس سے پہلے ہی خبر ہے جو کہنے ہیں اور
ابھی احمدی ایجنٹس تو ابھی تک کبات سے
اس میں اجاری افراد نے محافظہ ختم نبوت
بکریے اطلاق کا مظاہر کیا ہے۔ وہ تحقیقاتی
عدالت کی رپورٹ سے معلوم ہو سکتا ہے۔
ہم جب کہتے تھے کہ یہ حافظان ختم نبوت ختم
نبوت کا مقدم نہیں جانتے تو لوگ کان نہیں
دھرتے تھے۔ مگر اب تو معلوم ہو گیا کہ وہ
مقدم ہی نہیں بلکہ وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کے اطلاق سے بھی واقف نہیں۔

استقلال اطلاق خاتم النبیین
آئینہ سیرت میں مشہور
قصیدہ کو شاعر شیخ ابراہیم ذوق کے مطلق
لکھا کہ یہ قول ہے کہ قصیدہ سرائی ذوق پر
ختم ہو گیا ہے۔ ان کے بعد کوئی دوسرا اس
سید ان صاحب اور لکھتا ہے۔

کتاب کوئی نہ جانتے کہ جب قصیدہ
سرائی ذوق پر ختم ہو گئی تو ابھی تک اشاعت
شاعری میں منصف قصیدہ کی کہی کیوں
نہیں کی گئی۔ اور کیا ابھی تک شعرا و کلام کو
معلوم نہ ہو سکا کہ قصیدہ سرائی ذوق پر
ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب قصیدہ کہنا
وہ مطلق ہے۔ علم اذقیال کو کیا ہو گیا تھا
کہ انہوں نے بھی جا بجا نواب صاحب بھوپالی
کے شان میں قصیدہ سرائی کی معلوم ہونا ہے کہ
ابھی تک اردو ادیبوں اور شاعروں نے مولویوں
کی اس تحقیق سے اتفاق نہیں کیا کہ خاتم النبیین
کے معنی سے آفریقہ کی ہے جس کی جنت
سبب نبوت ہی بند ہو گیا۔

یا جرج و ماجرج
مولانا عبدالخالق صاحب
باب مسند و کلام میں لکھتے ہیں:-

فقہ خدایا جو قوم کیوں کند را
سندہ دون کی بندہ گاہ۔ جہاز اور
ان کے گھر سے جھکے بخری اور
خدا مددگار تیرے کردار اور ڈیڑھ
ناوش۔ تار پیڑھا اور دستار
آہ آہنگے پار سے کہ رہے ہیں۔
کہ اس اور نام یا جرج کا ہے۔ پھر
اگر ایسے حال میں آپ کسی بچے کو لے
ستے ہیں۔ کہ یا جرج ماجرج سندہ کا
پانی ہی باقی کے تو آپ اس
پریشانی کے پورے ہو جیتے
کئی زمانہ مستقبل کی کوئی انتظار کرنے
وہاں تک ہی

اللہ تعالیٰ اصدق الصادقین ہے وہ ہمیشہ سچوں کا ساتھ دیتا ہے

دعائیں کرو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی حفاظت ہمیشہ حاصل رہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد زیادہ تر ان کی کہیں اللہ تعالیٰ کو روایا ایمان لوگوں کے منتقل فرمائے کہ

یخسبون لک صیحة علیہم (سورہ منافقون عا)

ہر معصیت کی آواز سوا نہیں سنائی دیتی ہے اس کے منتقل وہ ہی سمجھتے ہیں کہ یہ معصیت ان کے خلاف پہنچی اور انہیں بتا کر سے گی اس کے مقابلہ میں ایک مومن کے سامنے جب بھی کوئی معصیت آتی ہے وہ کہتا ہے کہ وہ بڑے ابراہیم کے اچھے نہیں بڑے کی میری سادہ تو میرا خدا ہے اور جب برا خدا میرے ساتھ ہے تو مجھے کیا ڈر سکتا ہے اور یہ معصیت میرے ابراہیموں بڑے کی اگر کوئی مان ڈنڈا ہے کہ باہر نکلے تو ہم غفلت سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو کریں مارے گی وہ قرآن کے دشمنوں کو جو ہمارے گلے پہنچا کر دیتے ہیں تو وہ بے وقوفی سے رشتے ہیں۔ درندہ انہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اگر ہماری ماں ہے اور ڈنڈا ہے تو اسے کڑی ہے تو ہمارے دشمنوں کے لئے لیکھا آئی ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔

میں جو چھٹا ہوں

کچھ دنوں سے اکتے کر در ایملن لوگ۔ اصل ڈانچ عادت ستمہ کے مطابق ہمارے خلاف جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور پھر آپ یہ بیوقوف بھی نکال لینے ہیں کہ اگر کوئی ناپسندیدہ بات ہوئی ہو تو اس سے ڈر بھی ہونا چاہیے۔ چنانچہ بھڑے اور خوف بھی ہمارے خلاف منسوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً چھینے ڈنڈا ایک اخبار نے لکھا کہ ربوہ کے تھرا اور پریس میں چھاپا ہوا ہے جس سے وہاں کے ذمہ دار ڈنڈا ہریوں میں کافی تشویش پائی جاتی ہے۔ اور ہر ذمہ دار اب تو محسوس ہوتا ہے اب تمہارا بے دانتے ہو کہ یہ اس کے خلاف جھوٹ بولا ہے۔ نہ بد کوئی چھاپہ مارا گیا ہے۔ اور نہ کوئی ڈنڈا ہے۔ تم آرام سے آتے ہو۔ روز بروز دس بیٹے ہو۔ اور ایملن سے وہ اس بیٹے مانتے ہو۔ گروہ گھنٹا کے ربوہ کے لوگوں میں بڑی تشویش پھیل گئی ہے۔ اور پھر لکھنا ہے کہ ان کا فلسفہ ہی پریشانی کی وجہ سے ہمارے اور ربوہ کے مریض

چلا کر ڈر رہا ہے۔ اب بناؤ ہیں جاہ میں ہوں یا تمہارے اندر دکھلا میں خرم نہ وہ اپنی بات کو پکا کرنے کے لئے اپنے دل کا ڈنڈا چاری طرف منسوب کر رہے ہیں۔ حالانکہ اول تو

یہ چھوٹ ہے

کہ وہ ان پر چھاپے مارا گیا ہے۔ لیکن زمین کو مارا گیا تو مجھ سے کہ کوئی نافرمانی نہیں کی۔ تو ہمیں ڈر کسی بات کا ہونا سنا ہے۔ اگر کوئی نافرمان طور پر چھاپے مارے گا وہ ہے تو وہ گورنمنٹ کے ہاتھوں خود پکڑا جائے گا میں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ڈر تو کر دو مومنوں یا پھر بے ایمان لوگوں کے اندر پیدا ہونا ہے۔ چنانچہ کچھ وجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ احمد

پس تشریف سے گئے اور ایک موقع پر چلاؤں کی لہجہ غلیظوں کی وجہ سے دشمن کو اس طرح حزب نگاہ سے کام تو خراب کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہما کے لشکر پر جا کر جو آپ کی حفاظت کرتے ہوئے شدید ہوش سے اور بجا اور لاشیں آپ کے اچھے بھی آگے گئیں۔ صحابہ نے اس وقت گھبراہٹ میں یہ سمجھا کہ شاید آپ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ خبر خود دشمنوں کو بھی پہنچی۔ اور یہ خبر ان لوگوں میں پھیل گئی۔ تو اب مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی۔ کہ یہ ہمارا ہے ایک ہی دشمن تھا جو ہمارا لگا ہوا اور اس نے ایک ہندو جگہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ کہاں سے محمدؐ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ تم نے ان کو مار ڈالا ہے۔ اس وقت صحابہ کو شکر تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشیت سے خود کو کاہل نکالی گئے تھے اور آپ کو خوش آتی تھی۔ اور انہیں یقین ہو چکا تھا کہ آپ زندہ ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کی بات کا جواب دے سکتے تھے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب رہو۔ آپ نے خیال فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ دشمن کو چھوڑ دے۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو کہنے لگا کہاں ہے (بوجہ حضرت ابوبکرؓ) کہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اشد وہ سے فرمایا کہ خاموش رہو۔ چنانچہ آپ بھی خاموش رہے پھر ابوسفیان آئے۔ اس

جو دشمن بنے لگا کہاں سے عہدہ حضرت عمرؓ نے جو شیلے تھے۔ وہ حملے کئے لگے کہ میں تمہارا سر توڑنے کے لئے یہاں موجود ہوں۔ لیکن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا عمرؓ خاموش رہو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں خاموش رہے۔ اس پر ابوسفیان نے غیظ آواز سے کہا اے عمرؓ زلا عذری لکھو اسے سلاؤ تو کچھ عذر ہے بت چاہے پاس سے اور تمہارے پاس کوئی عذر نہیں اب تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا اب کیوں نہیں بولتے پھر جواب صحابہ کو ہاں ہر محکمہ دے چکے تھے اس وقت تک کہ وہ اور رضی ہیں اس لئے خاموش رہو۔ تاہم ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں پر دوبارہ حملہ کر دیں۔ اس لئے وہ اس بات پر بھی خاموش رہے۔ لیکن جب رضی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب بولنے کیوں نہیں تو صحابہ نے خرم سنا یا رسول اللہ تمہیں کیا جواب دیں۔ آپ نے فرمایا تم کہو

لذا مونی ولا مونی لکم

ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عذری بات ہے مگر تمہارے پاس کوئی بات ہے نہیں ہم تم کو ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے۔ مگر تمہارے ساتھ کوئی خدا نہیں۔ خرم مومن کسی حالت میں بھی نہیں گھبرا گیا۔ اور وہ ہر حالت میں اپنے خدا پر بھروسہ رکھتا ہے۔ چنانچہ دیکھو۔ جنگ اُحد میں اپنا رسولان کو شکست ہوئی تھی اور نفاذ کو فریخت ہوئی تھی لیکن پیغمبر کیا نکلی آیا مسلمان گھبراے یا کھار گھبراے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تمہارے ایسے گھبراے کہ ابوسفیان اپنا سارا لشکر لے کر جا پہنچا۔ اور مسلمان جو رنجو ہوئے تھے۔ اور ایک موقع پر انہیں یہ خیال ہو گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ ان کی یہ دانت ہوئی کہ جو لوگ اُحد دین کے قریب تھا۔ اور اُحد دین کے درمیان تریبہ میں لگا ہوا تھا اس لئے سب یہ خبر

مدینہ والوں کو پہنچی

تو مدینہ کی عورتیں اور بچے میدان جنگ کی طرف بھاگے۔ گویا کھار کا جرنیل ابوسفیان جو مرد تھا وہ تو ڈر کر اپنے لشکر کیت کو کی طرف جوتی سر میں کے ناصد پر تھا۔ ہانگ گیا لیکن مسلمان عورتیں اور بچے میدان جنگ کی طرف دوڑنے پر پہنچے۔ ان کے سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے تو دیکھو

کتنا بڑا خرقہ ہے

چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمانوں کی خشکت کا خرم سر مدینہ کا شہر خالی ہو جائے۔ اور لوگ وہاں سے بھاگ جاتے۔ لیکن بچا گیا۔ ابوسفیان وہ اپنے لشکر کے لئے کہ جا پہنچا۔ اور کھار کا بھی اس وقت کے مارے کہ کہیں مسلمان اسے مار نہ دیں۔ اور اس کے مقابلہ پر مسلمان عورتیں دہری سے اپنے بچوں کو لے کر میدان جنگ میں جا پہنچیں۔ خرم مسلمانوں کے حوصلے دیکھو اور کفار کی بزدلی دیکھو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جو مسلمان نہیں تھے وہ تو یہ سمجھتے تھے کہ اس کا فریب تو ہمارے لئے ہی لگانا ہے۔ لیکن مسلمان سمجھتے تھے کہ یہ جو نیکارہ شکست ہوئی ہے۔ اس کا نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہی نکلا ہے۔ چنانچہ ان کی عورتیں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر میدان جنگ میں پہنچ گئیں

تاریخ نبی آمانا ہے

کہ ایک عورت جب دو دن تو ہوئی میدان جنگ کی طرف آئی تھی۔ تو سرتوں سے ایک آہنی غلابو اس کا واقف تھا۔ اس عورت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اس عورت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی۔ لیکن وہ صحابیہ میدان جنگ سے آئے تھے۔ اور انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ ہونے کا یقین تھا۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ میں نے بہت افسوس سے کئی بار ابوسفیان خانہ اور تیرا بھائی تینوں اس جنگ میں شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگی ہیں کہ کچھ سے اپنے بھائی کے مصنف سزاؤں کا تھا یا میں نے کب کچھ سے اپنے خانہ کے مصنف دریا تھا تھا ہیں نے تو کچھ سے بردبارت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ مگر اس صحابیہ نے پھر یہی جواب دیا۔ آخر ان عورت سے کہنا تھے خدا تعالیٰ کی قسم۔ تو کوئی اور بات نہ کر تو میری اس بات کا جواب دے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے اس سے کہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز کے بعد سے شہرت سے ہیں۔ یہ جو اس میں کراں عورت نے کہا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خرم میں سے ہی کوئی سب معصیتیں اس خوشی کے مقابلہ میں دیکھی گئیں۔ پھر وہ کہنے لگا لیکن یہ تو بتاؤ کہ

راہے زود وہاں نہیں تھا بکر میرے ایک کونک بچا فاں صاحب مرحوم تھے۔ اس وقت میرے دفتر میں جو عبد اللطیف فاں بکرک ہے۔ اور تھا کھانا ہے۔ اس کے والد تھے۔ یہی اس نظر رہ کر دیکھ کر

حکمرانے کی جرأت نکر کرنا

اور داپس آگیا۔ اور فیال کیا۔ کہ پوکوں موتہ لانا۔ انہیں نسل کر دوں گا۔ لیکن جب میں والہ اپنے گاڈا گیا۔ تو مجھے اپنی بیوی کی بدکاری کی خبر ملی۔ جس پر غصہ میں میں نے اسے قتل کر دیا۔ اور لوہے سے تھے گرتے کرنا۔ کرنا۔ تو اب دیکھو وہ شخص جسے قتل کرنے کے لئے کیا تھا۔ لیکن مدافعا نے فود بری حفاظت کی۔ اور بچا گیا۔ اور عدالت نے جب اس سے دریافت کیا۔ تو انہیں مرزا صاحب کو قتل کرنے کا تعلق اس سے کہا۔ میں نے مرادی نثار اور نرسی کی ایک تقریر سن لی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے بزرگوں کی شکر کرتے ہیں۔ اس پر مجھے جوش آ گیا۔ اور میں انہیں قتل کر لینے لگا۔ پھر یہاں اسی جہد میں ایک شخص نے چاقو سے مجھ پر دودھ ڈالیا۔ اور اب تک اس کے

چاقو کا ایک ٹکڑا

میرے جسم میں موجود ہے۔ ولایت میں ڈاکوؤں سے جو میرا ایجر سے لیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہے۔ جگہ لٹا لٹا نے مجھے اس حمل میں بھی محفوظ رکھا۔ یہاں جو ڈاکو نظر علاج کے لئے آئے۔ تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ چاقو کا کوئی حصہ جسم میں نہیں ملا۔ مگر جمنی کے ایک ڈاکٹر سے میں نے اس بات کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا کہ درست نہیں۔ چاقو کا سراب تک آپ کی گون میں موجود ہے۔ میں نے کہا۔ کیا آپ یہ بات لکھ دے سکتے ہیں۔ اس نے کہا۔ مجھے لکھ کر دینے کا مفروضہ ہے۔ میں ایجر سے ایک دیر دوں گا۔ آپ اسے خانے زویں پر حقیقت فود کو دکھا رہو جائے گی۔ اسی طرح

قادیان میں

بمبار سے گر کر دیوار پر ایک شخص چڑھتا ہوا دیکھا گیا۔ جو بھر بھر کر کے کی نیت سے آیا تھا۔ دیوار توڑی ہوئی تھی۔ اور وہ اس پر چڑھ رہا تھا۔ پھر آگیا۔ اور بعد میں اس نے ازار لکھ لیا۔ اسے ہلکا کر بیٹھا تھا۔ اسی طرح ایک دفعہ

دارالانوار کی کوٹھی

میرے ایک پنے کے کجاہ باہر ایک آدمی آپ کو ملنا پاتا ہے۔ جب میں اس سے

لٹنے کے لئے ہمارا گیا۔ تو عبد الاحد صاحب بٹھان جو اس وقت قادیان میں دودھ میں ہوا۔ وہاں موجود تھے۔ وہ بہرہ برقرار نہیں تھے۔ بہرہ برقرار تھا صاحب۔ تو کرتے تھے۔ گردہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ بہر حال عبد الاحد صاحب وہاں موجود تھے جب وہ آدمی میری طرف بٹھا۔ تو انہوں نے جھپٹ کر اسے پکرا لیا۔ اور کہا کہ یہ شخص قتل کی نیت سے آیا ہے۔ چنانچہ اس کی تاشی کی گئی تو اس کی سلوار میں سے چھرا نکلا۔ میں نے کہا فاں صاحب آپ کو یہ کیسے پتہ لگا۔ اس کی سلوار میں چھرا روکے تھے۔ پھر چھرا ٹوٹ گیا۔ اور عام طور پر اپنی سلوار میں ہی چھرا رکھتے تھے۔ بن۔ اور جب وہ ہمارے ٹانگ کو چھتا ہے۔ تو ہم اپنی ٹانگ کو اس طرح لٹا ہے۔ اس شخص نے بھی اسی طرح کی حرکت کی تھی جس سے مجھے شبہ ہوا کہ اس کی سلوار میں چھرا ہے۔ اور میں نے اسے بچا لیا۔ تو اب دیکھو۔ لوگ مجھے قتل کرنے کے لئے یہ گھر بھی آئے۔ دیواروں پر بھی انہوں نے چڑھنے کی کوشش کی۔ پھر چھری میں بھی پیر پیچھے ایک شخص پستول لے کر بیٹھا لیکن

خدا تعالیٰ میری حفاظت کرنے والا تھا

میں نے مجھے ہر دفعہ محفوظ رکھا۔ تو جی کی حفاظت خدا تعالیٰ نے فود کر دیا۔ ہوں۔ ان کوئی بات کی گھبراہٹ ہو سکتی ہے۔ چھرا اسٹوٹنگ کر دوں۔ ایسا دل لے کر اور دیکھو کہ یہاں کو ہوتی ہے۔ جس شخص کو یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو ہر وقت ظن رہتا ہے۔ اور اسے تسلی ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہر وقت اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پھر وہ اپنے جوں کو اس طرح رکھتا ہے کہ کسی قانون شکنی نہیں کرتا۔ آخر زیادہ خطرہ تو قانون شکنی کر ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن

مومن ہمیشہ قانون شکنی سے بچتا ہے

اور خدا تعالیٰ کا بھلا ہے۔ یہ حکم ہے اور جب وہ ہر وقت قانون شکنی سے بچتا ہے۔ تو وہ مانتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس پر جھوٹے گواہی دے گا۔ تو وہ اس کو جھوٹا حاکم کرے گا۔ تو میرا سچا خدا اس کو بچائے گا اور دشمن مجھے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ فرق قرآن کریم سے نہیں پلنے سے بتا دیا ہے کہ

یحبسون کل صیحة علیہم

مگر در ایساں دا۔ لے لوگ دنیا کی محبت گناہ ہے۔ اور کچھ کہتے ہیں۔ لیکن مومن پر محبت

کو خیر کے لئے سمجھتا ہے۔ جسے ایک دفعہ **مدینہ میں شدید بارش** ہوئی۔ تو لوگ گھراٹے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور کہا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں بارش ہو رہی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہماری جائیں اور ہمارے ماؤں اور باہری نعلیں نظر میں ہیں۔ اگر بارش نہ آتی تو تباہی آجاتی۔ آپ دعا فرمائی کہ بارش روک جائے۔ اس پر آپ نے دعا فرمائی کہ

اللھم حولنا ولا حولنا

کما سے اللہ ہی بارش ہمارے بارش کو روکے۔ ہمارے اور پڑھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے وہاں سے بارش روک دیا۔ اور بارش مدینہ کے اندر گر پڑے۔ مٹی۔ تو اب دیکھو

مومن میں تو یہ بھی طاقت ہے

کہ وہ خدا تعالیٰ سے دلا کر اسے تو اس کی بلا کسی اور کے لئے پڑا ہے۔ مشہور ہے کہ طریکے کی بلا بند کر کے۔ جب کوئی شخص اس پر بلا مسلط کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ چونکہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ وہ بلا اس کے دھمکے سر پر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ محفوظ ہوتا ہے۔ یہیں مومن کو ہمیشہ خیرا قائلے پر توکل کرنا چاہیے خصوصاً رمضان کے مہینہ میں۔ کہ جو یہ دن اسے جن سے انسان زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کر سکتا ہے۔ اور

خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فود فرماتا ہے کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے قرب جو مانا ہوں۔ اور وہ جو دعا مجھ سے مانگیں۔ میں اسے سنتا ہوں۔ پس جو دن دعاؤں کے لئے فود ہوں ہیں۔ ان میں تو ضرورت سے کوئی تم کی گناہوں میں مومن کے قرب نہیں آسکتی۔ اور نہ صرف اس بات کی قرب ہے کہ انسان مستحق پرگماتے اور اس وقت تک سجدہ سے سزا نہیں جاتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ خدا تعالیٰ میری اس دعا کو مناجح نہیں کرے گا اور جب کوئی شخص خدا تعالیٰ سے اس قسم کو توکل کر لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ

انا عند ظن عبیدی

یعنی جب میرا کوئی بندہ مجھ پر اور اختیار کرے میرے آگے کرتا ہے۔ تو میں وہی کچھ کرتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میں عالم ہوں مگر میری جب میرا بندہ مجھ پر

اس قسم کا توکل

کرتا ہے۔ تو میں اس کی بات ماننے کو تیار ہوا جاتا ہوں۔ کیونکہ اس نے اپنا سب کچھ میرے حوالہ کر دیا ہوتا ہے۔ پس رمضان کے دن میں دو مستون کوٹھیں لود پر دعا پڑھ کر کرنی چاہئیں اس میں کوئی مشتبہ نہیں کہ تھا انہوں نے کہا ایک یقینی بات ہے۔ لیکن کس سے کم انتہا نتیجہ فود ہوا ہوتا ہے کہ جو لوگ کارے سے کہتے ہیں۔ ان کے دلوں میں جو منتہی کے منتہی کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں پس یہی خدا تعالیٰ سے دعا کرنا چاہئیں کہ دھمکی تو لوگوں میں ہمارے متعلق نعت پہلے لائے کہ کوشش کرنا ہے۔ لیکن اسے خدا تعالیٰ نعت کے بجائے لوگوں کے دلوں میں جاری نعت پیدا کرے قریش ایک ماہ کی بات ہے۔ میں نے مسجد میں آکر نماز پڑھا۔ تو ایک آدمی آگے آیا۔ اور اس سے کہا میں نے بیعت کر لی ہے۔ یہی نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اس نے بتایا کہ میں ڈھاکہ سے آیا ہوں۔ یہی نے کہا آپ تو قبائلی صلہ ہوتے ہیں۔ اس سے تمہارا بیعت ہے میں رہنے والا تو فود کا ہوں۔ اور جاتوم میں سے ہوں۔ لیکن اپنی ملازمت کے سلسلہ میں ڈھاکہ میں مظہر ہوں۔ میں ہوائی فوج میں ملازم ہوں اور ملازمت اضروں وہاں سے یہی بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی نجات بھی اچھی خاصی ہے۔ لیکن کتاب کے میں کوئی می گنا۔ تو وہ وہاں سے لگا۔ میں نے مجھے بتا دیا کہ میری ایک بڑی مشین ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی چھوڑ کر اپنا لاؤ دیاروں میں آج آپ اس سہارہ میں مجھے مشورہ دیں۔ یہی نے کہا کہ اگر تمہاری مشین ایسی ہے کہ تم مجھے سوکھو اس سے ملازمت سے زیادہ آہن ہر مشین ہے تو کچھ عود رخصت کے کام خرچ کر دو۔ بعد میں اسے اپنے ہر اہل بیت کے وقت میں نے اس سے دریافت کیا کہ تمہیں بیعت کرنے کی تمہارے لیے کوئی مشورہ ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارے لیے کوئی مشورہ ہے۔ وہ کہے گا مجھے بیعت کی تمہارے لیے ایک احماری لیکچرار

ایک احماری لیکچرار کاں حسین صاحب افتخار کی ایک تقریر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ میں نے کہا۔ وہ تو مسلک کا سنت مخالف ہے۔ اس کی تقریر کی وجہ سے آپ کو بیعت کی تمہارے لیے کوئی مشورہ ہے۔ وہ کہے گا میں اس کی تقریر کی وجہ سے احمی ہوا ہوں۔ میں نے اس کی ایک تقریر سن لی۔ اس تقریر میں اس نے احمیت کو سنت کہا گیا ہے۔ جب وہ گایا تو اس سے چلا تو اس نے سوجا کہ اب ان لوگوں کے پاس صرف گایا ہی رہ گئی ہے۔ اگر کوئی دلیل ہوتی۔ تو وہ دلیل بھی دیتا۔ چونکہ اس سے تقریر میں کوئی دلیل نہیں دی۔ اس لئے وہ سچا نہیں ہو سکتا۔ اس پر میں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ جب بھی مجھے جناب خانے کا موقع ملا۔ میں آپ کی بیعت کروں گا۔ تو یہ دیکھو

اس شخص کو لیکر لڑنے تو یا پھا کر ہارے
 غلامانہ
 لوگوں میں نفرت پھیلائے
 نہیں ہوا یہ کہ اس کی تقریر کا وجہ سے ایک نوجوان
 اشرافیہ جو ہو گیا۔ اور اس نے سمجھا کہ اس
 شخص کا گامیاب دنیاوی اسباب کا دلیل
 ہے کہ صحبت کے خلاف اس کے پاس کوئی
 دلیل نہیں

اس طرح ایک دفعہ حضرت سید محمد علیہ
 العلاء ؑ والسلام کے پاس ایک مولوی صاحب
 آئے۔ وہ شاعر بھی تھے اور بڑے مستعد
 ادیب بھی تھے۔ ذاب صاحب رام پور نے
 انہیں اردو محاورات کی گفت گئی جو کچھ انہوں نے
 فقار انہوں نے بتایا کہ ذاب صاحب رام پور
 کے پاس مشہور شاعر عینا جی کے سوا
 بڑے ہوئے نہ تھے۔ انہوں نے

اردو کی ایک بڑی بکھاری لغت
 تھی۔ گرامری اس کے کل نہیں لکھا کہ وہ
 پائے۔ ذاب صاحب رام پور نے وہ سواد
 بھی دینے ہی اور کہا کہ تم انہیں کل کر دو۔
 حضرت سید محمد علیہ السلام نے پوچھا کہ
 رام پور میں تو چار بڑی مخالفت ہے اور
 آپ ہوں گے رہنے والے ہی۔ آپ کو
 بہت کرنے کی طرف توجہ کیے سوئی۔ وہ کہنے
 لگے۔ مجھے کسی نے نہیں دی تھی۔ میں چلوں خود
 سنا عربوں۔ میں نے آپ کا کام پڑھا جس
 کی وجہ سے میں بہت متاثر ہوا کہ کئی ایسی
 صحبت رسول پوری بڑی تھی۔ اس کے بعد
 پوری شہر اٹھنا صاحب دہاں آئے اور
 انہوں نے ایک تقریر کی اس تقریر میں انہوں
 نے تیار کر دیا صاحب اسلام سے سخت
 دغ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنک
 کرتے ہیں۔ میں نے ان کی تقریر سن کر کھینک
 مرزا صاحب فرمادیجے ہیں وہ ان مولوی صاحب
 کو آپ کے متعلق اتنا غصہ ہونے لگا کہ فریاد
 تھی۔ جن شخص کے اندر اس قدر محبت رسول
 ہے کہ ایسی کا کام میں سے ہوا پڑا ہے۔ اس
 کے متعلق اگر کوئی مولوی کہتا ہے کہ وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دشمن ہے۔
 تو وہ یقیناً کھو گیا ہے۔ اور جن شخص پر وہ

تنک رسول کا الزام
 لگاتا ہے۔ وہ سچا ہے۔ روزہ اس تقریر کرنے
 مانے کو جو ہٹے خلاف دینے کی فرودست
 تھی۔ وہ سچی بات نہ کہ اگر چاہیں شخص نے
 دعوتیں ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکی
 تو نیک کی ہے خدا تعالیٰ نے ہی تعریف کی ہے
 سچے جھوٹے اگر وہ یہ بات تو پورے کوئی بات
 بھی تھی۔ کہیں اس نے سمجھا کہ یا کھل کر
 کہو اور ہمارے یہ شخص نے اٹھا لے اور رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو کر نہ ہے
 میں نے اس کی تقریر سنیں۔ تو راز آج کھینک بڑا

صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں اور
 میں آپ کی بہت سے تیار ہوگی۔ تو
 حقیقت یہ ہے کہ اس اوقات دشمن تو
 یہ روشن کرنا ہے کہ دشمنوں کے خلاف
 لوگوں میں نفرت پھیلائے
 نہیں ہوا یہ کہ اس کی تقریر کا وجہ سے ایک نوجوان
 اشرافیہ جو ہو گیا۔ اور اس نے سمجھا کہ اس
 شخص کا گامیاب دنیاوی اسباب کا دلیل
 ہے کہ صحبت کے خلاف اس کے پاس کوئی
 دلیل نہیں

مومنوں کے حقوق میں
 مفید ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے زمانہ کا بھی ایک دفعہ ہے
 جو اس سبب کی نشاندہ ہے۔ ایک
 شخص کسی ایسے قبیلے کا تھا جو اسلام
 کا سخت دشمن تھا وہ

مسلمان ہو گیا
 تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو مسلمان
 کیسے ہو گیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ اصل بات
 یہ ہے کہ میری مثال قوم سے مشتہ داری
 تھی۔ ایک دفعہ میں اپنے رشتہ داروں
 کو ملنے کے لئے گیا۔ اس قوم کے رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے
 فرما دیا کہ تمی ہمارے خواست میں یہ
 بھی کہا تھا کہ تم مسلمان ہونا چاہتے ہیں
 آپ نے پائس حفاظت قرآن مجید دیئے۔
 میں سے حضرت ابوبکرؓ کے وہ ظلم
 بھی تھے۔ جو جرت میں رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تھے
 وہ شخص کہنے لگا کہ میں اپنے دشمن
 داروں کے پاس بطور مہمان ٹھہرا ہوا تھا۔
 تو یہ

حفاظت بھی دہاں پہنچ گئے
 ان لوگوں میں سے جس شخص نے حفاظت
 بھیجی کے لئے لکھا تھا اور عرب کا پڑ
 نہیں تھا۔ وہ تو باہت وار تھا اور بعد
 میں مسلمان بھی ہو گیا تھا کہیں اس
 دوسرے رشتہ دار مخالف تھے جب
 حفاظت دہاں پہنچے تو انہوں نے لوگوں کو
 جمع کر لیا۔ جس طرح جا رہے ہاں گندم کی
 کٹائی کے وقت پر لوگ جمع کر کے لگاتے
 ہیں۔ تاکہ سب ہی ان حفاظت کو قتل کریں۔
 وہ شخص کہنے لگا کہ میرے رشتہ دار
 میرے پاس بھی آئے اور انہوں نے
 کہا کہ آج تو اب کا موقع ہے۔ ہم نے ان
 صاحبوں کو مارنا ہے۔ مسلمانوں کو وہ حالی
 کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ میں نے کہا
 چلو۔ یہ اس وقت اسلام کو جانتا نہیں
 تھا۔ سب سے پہلے آدمی ان مسلمانوں کو قتل
 کرنے کے لئے مجھ کو گئے اور مقبرہ میں
 وہ عرفہ چاہیں اذیت تھے۔ کفار نے ان
 پر تیرا لے کر خرچ کر دیئے مسلمان اپنے
 بچاؤ کے لئے ایک باڑی تیار کر چکے
 تھے۔ کہ کفار جب دیکھا کہ ان کے زور
 جا رہے ہیں۔ تو انہوں نے تجویز کی کہ کسی

طرح انہیں دھوکہ دے کر نیچے اتار دیا
 بنا جان کے انہوں نے مسلمانوں کو پکڑ لیا
 کہ تم نیچے اتار دو۔ تم ہم کو کھاتے ہیں۔ کہ
 تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہر حال ان حفاظت
 کے سردار تھے۔ وہ قرآنی نگراروں سے
 سب سے اور انہوں نے کہا کفار کی قسم کا کوئی
 اعتبار نہیں ہوتا لیکن

حضرت ابوبکرؓ کے غلام
 دھوکہ کر کے آگے اور وہ بیٹھے آگے۔ وہ
 مسلمان بنے۔ کہ تم کھانے کے بعد کفار
 انہیں کچھ نہیں کہیں گے لیکن انہوں نے
 عذاری کی اور بیٹھے اترے ہی تیرہ ماہا۔
 جب وہ اس نیرے کے دو سے بیٹھے تھے
 تیرہ اعتبار ان کی زبان یہ فخر تھا کہ

فحش و زب اللججہ
 کہہ کے رب کی کامیاب ہو گیا وہ
 شخص کہنے لگا بھئی یہ بات بہت عجیب
 معلوم ہوئی کہ اس شخص کو اپنے رشتہ
 داروں اور عزیزوں سے سبکدوش
 میں دود ایک اجنبی ملک میں کس پر کسی
 کی حالت میں تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور اس
 کے ساتھ قہر کھانے کے باوجود وہ
 باڑی کی گئی ہے۔ لیکن جب یہ زمین پر گرا
 ہے تو کہتا ہے فحش و زب اللججہ
 کہہ کے رب کی قسم

میں کامیاب ہو گیا۔ یہ کیا بات ہے۔ بہر حال اس
 وقت تو یہ ظلم نہ رہا۔ مگر میرے دل میں
 یہ بات گرائی۔ اس کے بعد میرے رشتہ داروں
 نے ان حفاظت کو باری پوری قتل اور ان
 میں سے جو شخص بھی بیچے گرا۔ اس نے ہی
 اٹھا لے فحش و زب اللججہ کہہ کے
 رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں گاؤں
 میں آیا تو اس نے اپنے ایک رشتہ
 دار سے دریافت کیا کہ تم نے ان لوگوں کو باری
 باری نہایت بے رحمی سے قتل کیا ہے۔ وہ
 ایک اجنبی ملک کے رہنے والے تھے۔ ان
 کے سوتے بیٹھے اور دوسرے رشتہ دار
 سبکدوش میں دود تھے۔ مگر اس وقت چاہے
 ہائے میری بیوی ہاں میرے بچے کے
 وہ

فحش و زب اللججہ
 کہتے ہیں یہ اس کا مطلب نہیں ہو سکا۔
 میرے اس رشتہ دار نے کہا یہ تو سبکدوش
 ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ میرے بچے کے بعد
 انہیں باہتمام ملے گا۔ اس لئے جب وہ
 اپنے دل کی تائید کرتے ہوئے مارے
 جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کم کامیاب ہو گئے
 وہ شخص کہنے لگا ان نظارہ کا تصور کے
 میرے دل سے کھڑے ہو گئے۔ اور میں
 نے ارادہ کر لیا کہ میں اب مدینہ جا کر ان

لوگوں کے سرداروں کو دیکھوں گا۔ چنانچہ
 میں راستہ پر چلتا تھا کہ آہستہ آہستہ اور سہل
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور آپ کی بیعت کر لی۔

تاریخوں میں لکھا ہے
 کہ اس پر اس واقعہ کا اتنا اثر تھا کہ سب بھی
 کسی مجلس میں وہ اس واقعہ کو بیان کرنا تو اس
 کے دل سے نہ نکلے گا۔ پورے جہاں پر
 ایک دفعہ جب یہ واقعہ بیان کرنا تھا اس
 نے کہا تم اس وقت بھی میری قیاس لگاتے
 دیکھو کہ میرے جسم کے ہاں کھڑے
 ہیں۔ چنانچہ جب اس کی کہیں اٹھائی تھی تو
 واقعہ میں اس کے بال کھڑے تھے۔

تو دیکھو اس شخص کے رشتہ داروں نے
 اپنے ساتھ اس زمین سے لے گئے تھے کہ اس
 اندر اسلام سے نفرت پیدا کریں۔ لیکن وہ یہ
 مرد پختہ اور ہاں جا کر مسلمان ہو گیا۔ تو اس
 ڈر اور خوف کی باتوں سے پریشان نہیں
 ہوتا بلکہ وہ اور زیادہ دلیر ہونا سے اور
 صحبت کے ساتھ لگے کی دوا اور نفرت
 اور یہی زیادہ زور سے میرے خانی مالی
 ہو گیا۔ اس لئے اگر کوئی شخص صورت ہوتا ہے
 تو اس سے مجھے کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔
 جب کہیں سے قربا ہے کہ ایک اسیار نے یہ
 جو شخص کی ہے کہ صدرا سخن احمور کے
 فرما کر بندگی نے نصیحا بنا رہا ہے۔ اور
 اس نے فروری کا عذات اپنے فیض میں
 کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے روہ کے اموی
 سمت گھرا ہے میرے ہیں۔ اور خلیفہ ڈر
 کے در سے جا رہا تھا ہے۔ ملائیس ہمارے
 دھماکن خلیفہ کے رہا ہوں۔ پھر اس بات کا
 فحش و زب اللججہ کہہ کے رب کی قسم

حجوت بول رہے ہیں
 اور جب وہ حجوت بول رہے ہیں تو ان کی
 کسی جملہ خبر میں گھرائے کی کیا فرودست
 سے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ سچوں کے ساتھ
 ہوتا ہے جس وہ سچے کا دود گارنے کا حجوت
 کانہیں کی دودہ احمدق العبادتین سے
 اور ہمیشہ سچوں کا ساتھ دیتا ہے۔ پھر جب کسی
 فریاد قوم کے خلاف متاثر حجوت بولتا ہے
 اور اس کی طرف غلط باتیں سبب کی جا چکی
 تو وہ ذمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوا اور
 نفرت بھی آئے پہلے سے بہت زیادہ مائل
 ہوئی مشرور ہوجائے گی۔ پھر حفاظت لے
 کے گھمک میری خاطر اور پھر میرا بیان لانے
 کی وجہ سے ان لوگوں پر یہ معیشت آئی
 ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں ان کو پوری
 آخر تم نے کوئی چوری نہیں کی۔ نقل نہیں کیا
 خورشی می نہیں کی۔ صرف اتنا ہی کہا ہے کہ
 رحمنا اللہم اللہ ہمارا رب ہے اور اسی
 وجہ سے کہیں تم مارے جاتے ہو۔ پھر ہمارا
 پانی مندر کرنا جاتا ہے۔ کہیں ہمارے خلاف

شذرات

زلفیہ صفحہ نمبر ۱۸

گتے ہیں؟

یہی فقہ پاک ہوا۔ اس وقت کو صورت نزدیک
 بھی باوجود ناموج کل آئے۔ اور وہ یہی یورپین
 تو ہیں۔ بجلی سمندوں پر کھرا ہے۔
 جیسی گھومتے نہ اب مرنا صاحب حدیق
 بدید مراد ۱۲ دیکر سلاہ شہی پر چلیجے۔
 آپ حضرت میاں شہزادہ صاحب کے
 کتب جو اسلام اللہ آخرت آیت پر توجہ کرتے
 ہوئے سکتے ہیں کہ مختلف سے روس کو باوجود
 اور برطانیہ کو باوجود کہہ کے بری زیادتی کا ارتکاب
 کیا ہے۔ اور اوہام و فتنوں کو متعلقہ واقعات
 کے کوئی پر رکھ دیا ہے۔
 اور باب و افش سے اسلے کے کہ وہ مولینی
 صاحب کے ان دور ان آذان میں سلاہ بقیت
 پیدا کر کے رکھا ہیں!!
و جلال پھر مولانا اس سفر میں زمین حیار
 مصلیب نامے کا نکتہ تباہی مدینہ
 کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
 ہے اور مدینہ داسے کا قوی باخاف
 پورا ہو کر رہنا تھا۔ کہ خیر مہاجری
 کے وقت بیت المقدی آباد ہوا
 اور مدینہ تہ۔
 مدینہ فہم کے اس قول سے تو معلوم ہوا
 کہ آپ کے نزدیک وہاں بھی نکلے آیا۔ یہ قریب
 کو فرما یا چونکہ باوجود اور خود جان کے
 بعد آپ ان سے شہر امدانیت کو کیا کہتے
 ہیں یہ انہیں مدینہ داسے سے فرمایا کہ
 باوجود ناموج اور وہاں کے زمانہ میں مدینہ
 میں ان مرم و است گویا کہ کا فانی کرتے
 ہوئے گئے۔ زمانہ سے وہاں کھانا ہی ان کا
 مدینہ داسے کے ایک چوٹی والی دست تھا
 ہم آپ کو یقین دلائے ہیں کہ مدینہ داسے
 کے کا دور قون ہی دست تھا اور وہ
 میں ہی مرم ہی حضرت مرزا غلام احمد علیہ
 السلام ہی جنہیں مسیح موعود و مجددی سمجھا
 کہتے ہیں۔
 ذہن من عین ینظری
محبوب سماںی اور مسیح و حضرت ڈاکٹر اقبال
 نے حضرت
 محبوب سماںی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں کہا۔
 تری گویا زیارت ہے نہ کہ گدن کی
 سچا حضرت سے اور ان کا مقام ہے تیرا
 کیا فرماتے ہیں مائے دینی سچ اسوں سکھ
 کے کہ ایک اسی کا مقام مسیح و حضرت اور انہی
 کیے ہوگا۔ ایک ایسا عروج و زوال ہے جسے
 اور مسکلت کلمات ہے۔ اگر اس کے کردہ
 تدریہ کی نتیجہ سے تو ہمارے ظاہر کو حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام کے اسے دعوے پر بھی
 اعتراف ہے۔
 اہی مرم کے ذکر کو جمع کر

اس سے بہتر تمام اجہرت
 ہم اس کے وجہ و فیصل ہی کی زبان میں
 سمجھتے ہیں۔
 نہ پڑھان فرم ہوش کی ارادت ہو کر کھا
 پیر سبائے پیرتے ہیں یہی آستین ہی
پہا لئی کی مزا ایچو کینا ہی کی مزا کے
 خلاف آواز اٹھانی
 بادی ہے۔ اور اسے دور دخت و
 بربریت کی یادگار دقت اور دیا جا رہا ہے
 ندم عیدر آباد کے عبد ہی ہی پائیں
 ندام سے پھاڑا کی مزا اٹھانی کی کئی کئی
 اب جو شہزادہ، جہاں ایک عورت کو
 پہنچی دئی۔ تو وہاں کی بعض متاثر
 مستبدین سے اس پر بری برہم کا اظہار
 کیا اور راجھی اس عورت کی بھانسی ان
 کھانے سے بڑی افسوسناک تھی کہ ایک
 چادر سارے ہی کو گرو میں تھا۔ اب وہ
 زمانہ کے مرم و کرم پر رہ گیا۔
 ایسی ہی موقع پر اسلامی تعلیم کی بھیت
 سمجھ ہی آئی ہے۔ قرآن کریم سے فرماں
 میں فصاحت ہی فروری خیر سترار دیا،
 ہے۔ عکرت ہی رکھی ہے۔ اس کی
 وجہ یہی ہے کہ بعض ادنیات کیا ہی کا
 مرزا غظمی اور قری لودہ میفرموتی ہے۔
 اس لئے شریعت اسلام سے فصاحت
 اور دیت و ذرا رکھی ہیں۔
 چہا دراج آٹوک کے منبات سے
 ہی مسلم ہوتا ہے کہ ان کے دستور ملکات
 ہی ہی ہی تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر مسکوئی نے
 آٹوک کا ہی ایک کتبہ و درج کیا ہے وہ یہ
 ہے کہ۔
 ہی نے یہی نکتہ جیا کر لایے
 جموں کو جنہیں مزا سے ہوت
 وی گئی ہے یعنی دن کی بھلت
 دی جائے اس مدت میں یا وہاں
 کے اعزاء مرم کی دور فراسٹ
 کر کے ان کی مزا سعادت کرائیں
 کے یا وہ وہ فانی ہوت سے
 پنچے کے مہرات کریں گے
 اور مردے رکھ کر کہ کہ شیعہ کے
 سے تیار ہوں گے
 اور زمانہ بدہ مہر پر ہی کشا
 آج ماہری نعت و نکتہ انون
 کا وہی میں طوت گیا۔ مذہبی دنیا وہ
 رار سے ہی چھ دیکھا گئے ہیں۔ اس بو
 مذہبی تفسیرات کوہ خشت و بریت
 کی یاہ کا دوسرا رویت ہی۔ انہیں
 غور کرنا چاہیے

کنارہ ۱۸ مارچ۔ آج شام ۱۰
 ۱۲ بجے شب زید مدت حضرت حاجزادہ
 صاحب مہتمم انجمن احمیہ کنارہ زید مدینہ
 سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن
 کریم مروی محمد سلیم صاحب ماضل نے
 فرمائی۔ اور مستقبلاً یہ تقریر مرم مولوی
 عبد اللہ صاحب مالاباری نے فرمائی۔ بعد
 مرم کریم اللہ صاحب ایدیہ آزاد اور جوان
 نے "احمدیت کے عقائد پر انگریزی میں
 تقریر کی۔ جس کا ترجمہ عبدالرحیم صاحب
 کنارہ نے فرمایا۔ اس کے بعد حضرت حاجزادہ
 مرزا حکیم احمد صاحب نے ایک گفتہ
 تک تقریر فرمائی۔ مرم مروی عبد اللہ
 صاحب مالاباری نے سلاہ ترجمہ کرتے جا
 رہے تھے۔ موضوع تقریر "حضرت مسیح
 موعود کی بعثت اور آپ کی اسلامی خدمات"
 تھا۔ اگرچہ مقامی طور پر انتہائی کوشش
 کی گئی کہ مسلمان مارے خطے میں زبان ہی
 گویا لغویں کی اس کوشش کے باوجود مدینہ
 کا ہی تھا۔ اور ہر طبقہ کے آدمی مستحکم
 جلسہ میں۔ نا محمد علی ذلیل۔
 دوسرے روز یعنی
جلسہ کا دوسرا دن ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء
 کے ۸ بجے شب سے ۱۲ بجے
 شہد تک جلسہ زید مدت مولوی
 عبد اللہ صاحب مالاباری منعقد ہوا۔
 جس میں تلاوت قرآن کریم خود مولوی
 عبد اللہ صاحب نے فرمائی۔ اس کے
 بعد ایک گفتہ تک مولانا مولوی محمد
 صاحب ماضل نے جو عمت احمیہ کے
 مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ
 کی تقریر سے مدد چھپ تھی۔ ترجمہ مروی
 اور افغان صاحب نے فرمایا۔ اس کے
 بعد خاکسار محمد اسماعیل دیکل باہر
 کی تقریر ایک گفتہ تک ہوئی۔ موضوع
 تقریر "جہ عمت احمیہ کے کارنامے"
 تھا۔ ترجمہ مولوی ابوالوفاء صاحب نے
 فرمایا۔
 بعد مرم مروی عبد اللہ صاحب
 مصلح سلسلہ ہدایہ زبان میں تقریر فرمائی
 آفرین صاحب حاجزادہ میاں دیکم احمد
 صاحب نے تقریر فرمائی ہوئے بتایا
 کہ جماعت حمیہ خدا کے فضل سے مسلمانوں
 کی جماعت کو نام ہے۔ اس کے سارے
 کام ہی ہیں جو ایک پیسے مسلمان کو انجام
 دینا چاہیے۔ ہمارے ہی کے کہ اس وقت
 کے کام ناموں کو دیکھ کر دیکھ مسلمان خدمت
 دہی کی طرف توجہ کرتے اور جماعت احمیہ
 کی توجہ تہ پیمان کو تھا دینا علی التہ
 پر عمل کرتے ہوئے ہمارے ہر طرح سے روکتے

باوجود مخالفت کے جماعت احمدیہ کنارہ کا جلسہ سالانہ کامیابی سے منعقد ہوا

اس علاقہ میں مسلمانوں نے اس مقدس
 جماعت کا ہر طرح سے بائیکاٹ کر رکھا
 ہے۔ یہ طریق خدا کی ناراضگی کو مولیٰ لینے
 کا موجب ہے جس سے پچھلے کی کوشش
 کرنے چاہیے۔ بلاخر آپ نے اس علاقہ کے
 غیر احمدی اور غیر مسلموں کے سے دعا فرمائی
 کہ وہ انہیں مدد دیتے۔
 کلکتہ کے باوجود جلسہ کی ماضی آج
 بھی اچھی خاصی تمام رنگ و بچھی سے نکلے
 رہے۔ نا محمد علی ذلیل۔
ترجمہ اہلس ۱۹ مارچ ہفت م کے
 ادا الفدا رائے خدام اطفال اور محمد امدان
 کا ایک اجتماعی جلسہ مسجد احمیہ کو ڈال ہی
 منعقد ہوا۔ جس میں حضرت حاجزادہ صاحب
 نے ماضی سے ایک گفتہ تک خطاب
 فرمایا۔ آپ نے احمدیت کی نعمت کی تصدیق
 قدر دان۔ مٹاقت ذکر کر کے ماضی کی۔
 سجدوں کی ادا کی۔ تبلیغ اور تربیت اور وہ
 اور دعا کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔
 در سلسلہ محمد اسماعیل ماضل دیکل باہر

رپورٹ جلسہ ہائے
چودوار رنگ و ابراہیم یوم پورنگال
 بعد مرم مولوی
 جلسہ پیشوا ابان صاحب اسلام آباد فروری میں
 چودوار رنگ ابراہیم پیشوا ابان صاحب
 کیا گیا جس میں مندوں اور مسلمانوں نے شرکت کی۔
 سید غلام مصطفیٰ صاحب کئی کی سعادت ہی سچا
 شام جلسہ فرمود ہوا۔ مصطفیٰ الرحمن صاحب تاد
 مقام الاحمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برت
 بیان کی اور مولوی غلام محمد صاحب نے فرمائی
 گیت کے حوالوں سے انہی کی آنکھ کی فریق و ثابت
 بیان کی اور حضرت کرشن اور حضرت راجندہ کی
 زندگیوں کے واقعات بیان کیے اور نا بائیکاٹ
 ان روزوں نے ان کو ان روزوں انسانوں کے دونوں
 ہی گھر کر لیا۔ ہی موقع پر احمیہ اور ہر مرم ماضی میں
 تقسیم کیا۔ (تذکرہ آدم صد رحمت احمیہ چودوار)
جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰ اپریل کو
 ابراہیم یوم پورنگال ابراہیم یوم مصلح موعود
 منعقد کیا گیا۔ مریگہ کرگن جیٹوں سے بھیجا گیا تھا
 محمد قاسم علی صاحب جلسہ کی سعادت کی۔ انہوں نے
 اور دعا کی توجہ کے عقائد پر تقریر کی۔ بتایا کہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کی دعا کی نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ
 السلام مبعوث ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
 دعاؤں کی نتیجہ میں حضرت مصلح موعود کا ظہور ہوا۔

ہم یہیں خدا کے فضل سے خود دیکھ رہے ہیں اور حضور کے ذریعہ اللہ کے آثار کو بھی نظر آ رہے ہیں۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے واقعات سے حضرت مرزا بشیر احمدی محمد احمد
 جماعت احمدیہ کا مصلح موعود ہونے کا ثابت کیا۔ اور حضور کے دعوت کے برہن ہونے کے ثبوت میں وہ تمام عظیم الشان کارنامے بیان کیے جو حضور کے ذریعہ انجام پائے ہیں۔ (عبدالعلی بیگ ابراہیم پورنگال)

محترم صاحبزادہ مرزا وصیم احمد صاحب نظر دعوت و تبلیغ کی آمد

ہفتی اور دھارواڑ کے جلسہ ہائے سالانہ

انجمن پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ میل

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۹ بروز پیر صبح سبقتیں سلسلہ
 ۵ بجے صبح سبقتیں تشریف لائے۔ خطبہ پڑھ کر
 پہلی بزم گزرا۔ مندرگاہ، بیگانگ اور نذر
 کے ائمہ، صاحبانے نعرہ ہائے تحیروا
 وسیلہ دہم صاحبانے خطاب کا استقبالیہ کیا
 بائیں میں جلسہ

مشام کے ساتھ ٹیپے احمدی دارال تبلیغ کے
 سامنے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب
 علیہ السلام کا روادان شروع ہوئی۔ گوئی گوئی
 میں کھینچ آرا اور جن سے انگلیش میں یون
 گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پر
 تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیے
 رشتہ ڈالی کہ جن کا مظاہر گھر کے آج بھی
 ہیں اس کا نام پوسٹ ہے۔ عجزی زویاں
 کی دلدادہ ہیں۔ پیش تقریر کو پھر مسلمان
 بیت پسند فرماتے۔ دوسرے خطبہ پڑھ کر
 صاحب فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی صحبت پر اردن میں تقریر فرمائی۔ من مقرر
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی جو
 انداز میں اس طور پر پیش فرمایا کہ یہ بہت باطل
 واضح ہو گیا کہ جماعت احمدیہ نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو ایسے
 رنگ میں لکھا ہے جیسا کہ جہنم کے گھٹو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
 دن رات گنڈا لکھتا رہتا رہتا عقلمند جن
 گوئی جو ہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
 کے اس روش پر ہونے والی کا اہل حق کو
 ہے۔ تیسرے خبریں پڑھ کر مولانا وصیم
 نے ہندی زبان میں ان کے مبارک
 عقائد پر دلچسپی پیرایہ ہی نصف گھنٹہ
 تک تقریر کی۔ آپ کی تقریر پڑھ کر مسلمانوں
 نے کافی دلچسپی کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی
 گفتگوریں حضرت مسیح مہدی علیہ السلام کے
 اس عظیم انسان کا رٹا کر پیش کی۔ جن
 کو دیکھ کر آج دنیا کے تمام مذاہب میں اتحاد
 اور اتحاد اور پیدا ہو رہی ہے۔ ہمیں پھر
 کے باقی کی عزت کرنا اور اس کا احترام سے
 نام لینا۔ سوئی صاحب کے بعد کلک مولی
 شریف احمد صاحب فاضل آج سے حضرت
 مرعد علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ عشق کے عنوان پر تقریر کی اور
 جلسہ ٹھیک ۱۲ بجے ختم ہوئی و کامیابی سے
 اختتام پزیر ہوا۔ ان محمد علی خاں کا۔

ناکام مخالفت

مورخہ ۲۰ بروز پیر صبح سبقتیں سلسلہ
 رات کے آٹھ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب
 موصوف کی زیر صدارت شروع ہوا۔ گوئی
 آزاد نوجوان صاحب نے انگلیش میں
 "میونہ احمدیت" پر تقریر کرتے ہوئے
 تفصیلاً مخالفت احمدیہ کے مختلف نقطہ
 بیان کیے۔ بعد ناکام مولانا محمد
 صاحب فاضل نے احمدی اور غیر احمدی کے
 عقائد پر تقریر کی اور اختلافی مسائل پر
 واضح طور پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد
 سچے مولیٰ مسیح احمد صاحب نے ہندی
 زبان میں مذاہب عالم کے عقائد پر تقریر
 فرمائی۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب
 نے اختلافی تقریریں حاضرین اور ایمان
 شہر کا بیگانہ من سنا، اور صلہ خیر و خیر
 نعم ہوا۔

تھی پیلوٹی

مورخہ ۲۱ بروز پیر صبح سبقتیں سلسلہ
 غیر مسلم فرم انگلینڈ سے حضرت صاحبزادہ
 صاحب مولانا احمدیہ کے اعزاز میں
 چوکی دعوت کے لئے تھی پیلوٹی کے صاحب
 جو جنت سے باوجود تھی پیلوٹی ہونے کے
 دفعہ اور حضرت مسلمان صاحب کے خطاب
 کا انتظام ہے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول کے
 اپنے محبوب نے محنت نظر کی خدمت کرنے
 کا ثمر حاصل کیا۔

برائش کا انتظام

مورخہ ۲۲ بروز پیر صبح سبقتیں سلسلہ
 مولانا احمد صاحب نے حضرت
 انتظام ہونے کے وقت سنگھ کی کیا گیا تھا
 دھارواڑ میں جلسہ

۱۲ میں کے فاضل صاحب
 کی جانب واقع ہے، کے ساتھ اندر
 حضرت صاحبزادہ صاحب کوئی ناٹھی
 صاحب ریٹائرڈ ہو چکے تھے اور
 پر تازہ صاحب موصوف کے سنگھ میں
 دھارواڑ میں پیدا اور تاروکی جلسہ
 کے ٹھیک آٹھ بجے زیر صدارت حضرت
 صاحبزادہ صاحب شروع ہوا۔ جلسہ میں
 حاضرین غیر معمولی طور پر توجہ سے
 زیادہ تھی کہ جلسہ کے شروع ہونے
 سے پہلے ہی فلسفہ گاہ حاضرین سے
 کچھ خبر پڑ چکی تھی

حقائق کو پیش

ابھی ملک کا روادان شروع ہوئی
 ہی تھی کہ مخالفین احمدیت کا ایک شریر
 گروپ کار میں بیٹھ کر جلسہ گاہ کے ارد
 گرد مکر چکے تھے۔ سوئے شویہ نے لگا اور
 لوگوں مسلمانوں کو جلسہ سے اٹھ کر
 کی ترغیب کرنے لگا۔ گوئی آزاد نوجوان
 نے انگلیش میں بیگانہ احمدی اور
 غیر احمدی کے عقائد پر تقریر فرمائی
 ساتھ تقریر شروع کر دی۔ مخالفین کی
 شرارت کے مقابلہ پر احمدیت کے
 بی گورنمنٹ کی بجائے اور ہر
 اور نوجوان صاحب نے ان پر واضح کر
 کہ جماعت احمدیہ کے محمدی ایسے
 نہیں ہیں کہ ایسی تہذیبوں سے
 اپنے ذاتی فتنے کی ادائیگی میں
 نوجوان صاحب کی تقریر کو دم نہ
 غیر مسلم اپنی جگہوں پر جمے۔ بلکہ
 احمدیوں کا سفینہ بقدمیں اپنی
 نرلا۔ نوجوان صاحب نے مخالفین کی
 حرکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 مسلم حاضرین کو بتا کر وہ ان کے عمل سے
 اسلام کی تعمیر سے بظن نہ ہوں
 ان لوگوں کا اسلام کے ساتھ
 داسلمتیں ہے۔ نوجوان صاحب کی تقریر
 کے بعد کئی مولیٰ مسیح احمد صاحب نے
 ہندی زبان میں دنیا کے ہمارے
 عنوان پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کو
 نے بہت ہی پسند فرمایا۔ اور آپ کی
 تقریر کے دوران میں مسلمانوں کی طرف
 سے کئی بار تائید کے ساتھ فراموش
 پیش کیا گیا۔ مولیٰ صاحب موصوف کے
 حکم مولانا محمد سید صاحب فاضل نے احمدی
 اور غیر احمدی کے عقائد پر تقریر فرمائی
 نے ایسے پیرایہ میں عقائد کو پیش کیا
 جلسہ پر ایک سنا جیسا گیا۔ اور
 نے گلے کاٹ لیا۔ گھنٹہ ڈالت سے۔ اور
 نبوت اور دوسرے اختلافی مسائل پر
 باخفاصی فرنی ہی سے ایسے عقائد پر روشنی
 ڈالی۔ اور احمدیت کے اس کلمہ مشن اور
 کامیاب تبلیغ کے شہریوں کو بھی قانوش

موتے پر محمود کر دیا۔ جلسہ گاہ
 تک بھی کچھ گوارا ہوا۔ اور انداز
 ہزار تک جا رہا۔ حاضرین ہی۔

صلواتی تقریر اور اسلامی مشیخ

آؤں حضرت صاحبزادہ مرزا وصیم صاحب
 نے پناہ فرمادے۔ انہوں نے انہوں نے
 پیغام، ایمان دھارواڑ تک پہنچا اور
 شہریوں کو، اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرنے
 کی تلقین کی۔ اسی حضرت صاحبزادہ صاحب
 کی تقریر شروع ہوئی کہ حاضرین سلسلہ کا
 ماحصل کرنے کے لئے ٹیٹ ہٹے۔ اور
 وہ ہزار ٹریٹ میں ہندوستان میں تقسیم ہو گئے۔
 حضرت ایمان صاحب کی

شکریہ ادا

مبارک علی صاحب نے حاضرین اور ارکان
 دھارواڑ کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کو
 سے درخواست کی کہ انہوں نے کے ساتھ
 اتفاق کا مظاہرہ کر کے اپنے حق
 نذر دہلا دیا جائے۔ دھارواڑ میں
 کا مشن قائم ہے۔ اگر کسی کو
 مسائل پر تبادلہ خیال کرنے کا
 رشتہ میرے پاس آسکتے ہیں۔
 قاضی صاحب ایمان موجود ہیں۔
 ہمارے ساتھ ہی طرح جاہر
 لاساموں کا خیال رکھیں۔
 ایسے ہی ایمان میں جیسے
 ہر اپنے بڑے اتفاق کا مظاہرہ
 دھارواڑ اور مذہب کو بدلنا
 انہوں نے کے اپنے
 پزیر ہوا۔ جلسہ کے بعد
 میں ایک غیر مسلم دوست کی
 کے لئے تشریف لے گئے۔
 روز حضرت صاحبزادہ مرزا
 حکیم محمد علی صاحب۔ مولیٰ
 اور مولیٰ مبارک علی صاحب
 کا روادان ہوئے۔

منازہ جمعہ اور واپسی

مندرگاہ سے واپسی پر ۲۲ کو
 دارال تبلیغ میں نماز جمعہ ادا
 کا تخت بگڑے دیکھ کر شرمگاہ کے
 شہید صاحبان میں جماعت احمدیہ
 اپنے آقا کے کتب خانے میں
 ان جماعت احمدیہ میں ان
 اور ان کے بھتیجیوں نے
 احمدیہ میں کبریاں میں
 شرمگاہ کے جہاں ہمیں
 سے وہاں سید صاحب پریذیڈنٹ
 احمدیہ سے کرنی عبدالرزاق صاحب
 طور پر ڈیڑھ سید صاحب کے
 صاحب کے لئے جماعت احمدیہ
 صاحبزادہ صاحب کو کوئی تمام رہا
 باقی ملک میں

سرخ ستارے کی حقیقت

(بقیہ صفحہ اول)

ان دو دنوں میں کسی تحریکوں کے درمیان موازنہ کی دعوت نہیں توفہ نذر حقیقت رشتہ بہہ سے چند پریشانی کے اسباب اور باقی طرف اختیار کریں

آئینی پردہ اسی طرح روس ایک ماہرین میخان سیاست میں نہیں آتا۔ نگردہ مینواریں نامی کے توں کے مصلحتی فصل کے پٹنے کا اختلاف کرتا رہتا ہے اور ہمیشہ آہنی پردوں میں گھرا رہتا ہے کیونستوں سے جب اس آہنی پردہ کی وجہ دوریافت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اگر یہ پردہ جٹا دیا جائے تو یہ اس پرانی لٹ مدعی عوام کو گرہ لگاتا کرنا شروع کریں گے۔ اس سے کیونست کم کر دیں اور ان کا علم ہو جاتا ہے اور بیجا تانت ہو جاتا ہے کہ کیونست روسی عوام کے دل میں بھی گھر نہ کر سکا۔ اور وہاں ہر وقت بغاوت کا خطرہ رہتا ہے۔ اس خیال کا انائیڈ سٹالن کی موت اور خود شجیف کی تقریر سے بھی جوتی ہے۔ پھر شجیف کی بغاوت بھی ہمارے سامنے ہے۔ اس بنا پر تمام حالات کا یہ سارا سا احوال کیا جاسکتا ہے۔

۱۱ نومبر ۱۹۲۰ء کو روس کے وزیر خارجہ نے بھی ۱۰- ۱۱- اور میں منگلی صورت حال میں میناں دیتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا کہ شجیف کے باشندوں کو غیر ملکیوں نے بنانا تانت پر آمادہ کیا۔ گیارہ روسی وزیر خارجہ کا یہ بیان اس بات کا ثبوت نہیں کہ روسی بائیک کیونستوں پر اختیار نہیں۔ وہ عضو کیونست پارٹی کے جبراً استیساد کے نیچے دیئے ہوئے ہیں۔

کیونستوں کی تغیرات جب ہم پہلے سے اپنے کیونستوں کی تغیرات انقلاب روس میں کیونست پارٹی کی چہرہ دستوں سے مفاہیم اور بریت کا لگا کر دیتے ہیں تو کیونست

کی طرف سے یہ سندرت کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ انقلاب کا مکمل اجداد اور تھا۔ ابھی انقلاب میں کمیونستوں کی نسبت نہیں ہو سکی تھی۔ اس لئے اب ہم کیونست پارٹی کے ذہن میں دیکھنا ذکر کرتے ہیں تا کہ یہ ثابت ہو سکے کہ کیونست پارٹی کا انقلاب اپنے کسی دور میں بھی دوسری انقلابی تحریکوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو دنوں میں قسم کے انقلابوں کے بنیادی مطالبات مختلف تھے۔

کیونست کارڈس دور اسٹالن کے حکومت کیونست پارٹی کی طرف سے ایک دور کا ذکر کرتے ہیں۔ اس دور میں بھی دوسری انقلابی تحریکوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دو دنوں میں قسم کے انقلابوں کے بنیادی مطالبات مختلف تھے۔

۱۲۔ نومبر ۱۹۲۰ء کو روس کے وزیر خارجہ نے بھی ۱۰- ۱۱- اور میں منگلی صورت حال میں میناں دیتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا کہ شجیف کے باشندوں کو غیر ملکیوں نے بنانا تانت پر آمادہ کیا۔ گیارہ روسی وزیر خارجہ کا یہ بیان اس بات کا ثبوت نہیں کہ روسی بائیک کیونستوں پر اختیار نہیں۔ وہ عضو کیونست پارٹی کے جبراً استیساد کے نیچے دیئے ہوئے ہیں۔

خوشحیف کی لہر اس موصوعہ کو اپنی کرتے کے لئے کیونست پارٹی کے اپنے سکریٹری خوشحیف کہ وہ روسی ہی خوشحیف جو ان دنوں ۱۴ نومبر ۱۹۲۰ء کیونست پارٹی

کیوں کیوں کر اس کو ناسب کرتے ہوئے سناؤ۔ انہوں نے کیونست پارٹی کے دلکھ لفظ اور کیونست کے داعی کامل کا مذکر پر تبصرہ کرتے ہوئے کیونستوں کے چہرے سے نقاب الٹ دی ہے۔ انہوں نے اشارت کی کہ

۱۔ سٹالن کی موت پر روسی عوام نے کوفی اظہارِ رضی نہیں کیا۔
۲۔ سٹالن کی موت کے دن منسٹ بیدی گورنٹ کی طرف سے اس ضمنوں کا ایک کیونست شائع کیا گیا کہ ملک میں بغاوت کے رد نامہ ہونے کا اندیشہ ہے کیونست پارٹی کو اس اندر دینی خطرہ لانا پڑے گا۔

۳۔ سٹالن نے ملک میں جو روسی کشناری کی اسکیم جاری کی تو اس کے لئے پاس لگا دیا۔ روسیوں کو مرادید خود شجیف استعمالات کے مصلحتی سٹالن نے چرچل کے سامنے بھی اس کا اعتراض کیا۔
۴۔ روس کے شہزادوں کے سٹالن سٹالن سٹالن بوجھ لگا کر کے لئے ناگھوں آفت زودوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۵۔ کیونست پارٹی کی ایک کارڈس میں ۱۸۰۰ مجرموں نے شرکت کی۔ لیکن اسٹالن کو ان کی اکثریت پر کچھ عقیدہ سا ہو گیا۔ اس نے ان میں گیا۔ جو کومر دیا۔ ان میں سے بعض کا مشورہ بھی کر دیا۔
۶۔ سٹالن کو کمیونٹ فٹ بنا دت کا اندیشہ رہتا تھا اس لئے ہمیشہ قابل ترین جہزوں کو مراتا رہا۔
اس نے سیکورٹی پولیس کا ایک زبردست دست تیار کیا تھا جس کا اثر بریبا

ہم یہ واقعات ہیں جو خوشحیف نے بیان کیے معلوم نہیں اس آہنی پردہ کے اندر اور کیا کیا جانتے ہوئے ہیں۔ اور اس جہگ بھی اور ایسے کتنے غیر یقینی ہیں۔ ان واقعات کی روشنی میں کیونست پارٹی کا دنیا کی دوسری انقلابی پارٹیوں سے مقابلہ کیسے کیا جس وقت دہریریت کے ایسے آڈا نہیں ملیں گے۔ اس کا دور فرود کرتے ہوئے پھر ہم اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کیونست پارٹی نے تاریخ انقلاب و تاریخ نفسیات کا بہت غلط مطالعہ کیا ہے اس لئے معاشرتی مسائل کے حل کرنے میں اس کو اعتدالیوں تک متامل سے کام لینا پڑا ہے۔

کی کسی اصلاحی انقلابی تحریک میں نظر نہیں آتی۔
کیونست پارٹی میں منسٹ اب یہ بات محتاج تمام حقائق کے باندھو دوسرے ہی کیونستوں میں رہا ہے۔ ان ملامت ہونا چاہیے کہ کیونست پارٹی کے منسٹوں پر جوعا افسیہ مفاہیم بیان کیے گئے ہیں وہ بہت مقدس دیکھنا ہیں۔ روٹی۔ کپڑے اور ٹھکے سبھی حل کرنے کے علاوہ ذمہ داری دلیقتی اٹکٹش دور کرنا۔ غلابی کوشٹانا تعلیم و علاج کا مفت بندوبست کرنا وغیرہ

تقریب وہ مقادہ ہیں جو ہر مذہب و ملت کی نظروں میں مقدس سمجھے گئے ہیں۔ اور دنیا کے ہر مذہبی و انقلابی انقلاب کے مجددانہ ضمنوں سے ہمیں نا مانا ہوتی ہے۔ یہ لکھوات کے دستور جمہوریت اور شلسٹ طرف کی حکومت نے بھی اس مقاصد کی تائید کر دی ہے۔ اس لئے جب کسی مذہب و ملت کا آدمی کیونست پارٹی کا مینیٹو دیکھتا ہے تو کہہ سکتا ہے کہ یہ ہی مقاصد ہیں جنہیں ہمارے اصلاحی جاسم کرنے کی کوشش کرنے رہا ہے۔ اور اس طرح کیونست کو عوام میں سرخ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان کو اس کے انجام و طریق کار کا علم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کیونست پارٹی عوام کے سامنے اپنے کسی اقدام کی وجہ جان پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا آرڈر دہی دا باہم سے بھی اہل ہوتا ہے۔ اور اس سے سرمائی کی سزا دور نہ کر کے سوا کچھ نہیں۔

تعلیمی زندگی اسی طرح ان میں ایک مذہب تعلیمی زندگی کا پانچا جاتا ہے۔
کیونست جب کتاب کر کہ مشغول زراعت جاری کرتی جانتا ہے۔ کھادوں اور کھادوں کو کھتی حکایت بنانا بات سے تو کون فیال کرتے ہیں کہ پھر قوم کو سب سے حل کے لیے اس کے اور پھر کے تحریک کی ہماریں نہیں گئے۔ کیونستوں کیونستوں کی کمیونیٹاری ہی حقیقی پس منظر ہے جنہی سزا کا یہ چھوٹا ناک صعدت سے ان برکات کے لئے سن رہا تھا کہ کمیونستوں یا ہندیہ تحریک سے ان کی یہ ضرورت پوری نہیں کی۔ اس لئے اس نے کمیونستوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ کیونستوں کی کامیابی ہر مذہبی اور سیاسی تحریک کے لئے کامیابا نہا عورت سے اعراک بھی اس غلطی کا ازالہ نہ کیا گیا۔ تقریباً دوسرے ایکنیشن میں بھارت کے اور جھے اس سے متاثر ہوں گے۔ بہر زمانہ غن منطلق و غلطی کا نہیں بلکہ آج کل دہشت اپنے کھیلوں سے پھیلانا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی مالی کو پائیزہ رکتی اور برکت کا موجب ہوتی ہے۔

ضروری اعلان
چند اخباروں میں کے ذائقہ نام پر نہیں آتا ہے مگر ہر ماہ دست کرم اختر صاحب، میخان ماہنامہ دست جمہوریت، دیان اور ہونہ میں زبیر انات انڈیا پبلشنگ پبلسٹ۔ اور اس کی اطلاع دفتر بڈا کو بھی بھیجنا چاہیے۔
بذخہ دکنماہ کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اور پوسٹ نمبر ضرور لکھیں۔
کیونستوں کی لہر (مئی ۱۹۲۰ء)

اشاعت اسلام کا چند جمع کرنے کیلئے ہر احمدی کو عملی قدم اٹھانا چاہیے

غیر احمدی شرف سارے چندہ کی اپیل

سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیؑ اثنی عشریؑ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیجہ زبورہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۹ء میں اجاب جمعیت کو ترقی دہانے کے لئے خاص طور پر توجہ دے کر فرمایا ہے کہ " وہ وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ اور تمام دست پاسے وہ کوششیں کام کرتے ہوں اپنے آپ سے دین سے اسلام کی تقویت کے لئے زور دیکھنا شروع کریں۔"

حضرت کے ارشاد کی روشنی میں سزاہمی کا فرض ہے کہ وہ جہاں خود زیادہ سے زیادہ ترقی کرتے ہوئے اپنے قدم ہر قسم کے چندوں میں باقاعدگی اختیار کر کے اپنی تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع بنانے پر چلائے اور جاری رکھنے کے لئے غیر احمدی دوستوں میں بھی چندہ کی اپیل کریں۔ اور جس قدر کوئی رقم دے اسے مشکورہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔

مفتوں نے اپنے خلیجہ میں تائید ارشاد زبانیہ کے اس سلسلہ میں دوست امت اسلامی مشکلات سے دوچار ہیں بلکہ ہر روز کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کوشش اور عہدہ ہر نتیجہ میں خلیج کی نئی راہیں کھول دے گا۔ اور جماعت کی کامیابیوں کو آسان فرمائے گا۔ اٹھنا، اٹھنا

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت ہائے عربیہ ہندوستان کا ہر فرد پوری کوشش کرے اور تمام مبلغین اور عہدہ داران با محض ایک ہر دوگرام کے ہاتھ اپنے اپنے علاقے کے غیر احمدی شرف سارے یا بی بیچ کران سے اشاعت اسلام کے لئے چندہ کی اپیل کریں۔ اور تعمیل سے تعلق کر دینے والے کی پیشکش کو بھی خوشی سے قبول کیا جائے۔

اس فرض نے نئے علیحدہ رسدیں ہر جماعت کے سکریٹری صاحب سال کو ارسال کی جا چکی ہیں دوستوں کو چاہئے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں اور اس بارے میں جو مفید اور قابل عمل تجاویز ضروری ہوں ان سے نظارت بنڈا کو بھی اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

دعا فرمائیے: اللہ تعالیٰ ہمارے کامیاب بنائے۔

بشارات رحمانیہ جلد دوم

حال ہی میں جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مکتبہ مولوی فاضل نے کتاب بشارات رحمانیہ جلد دوم کی دوسری جلد شائع کی ہے۔ جو ۲۵۷ صفحات کا ایک عمدہ قابل مطالعہ مجموعہ ہے۔ اس میں آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدھی کے متعلق پیشگوئیاں اور اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے موجودہ احوال و احوال کی نسبت بشارات کو جامع طریق پر بیان کرنے کے ساتھ اسلام میں دوبارہ کشف و کشف کا مفہام پیشگوئی کے مضمون کو خود کے زور نشان کی تفصیل پر لکھیں معنی میں شائع کیے گئے ہیں۔

کتاب کا دوسرا حصہ ان کشف و الہامات اور روایات پر مشتمل ہے۔ جو خلافت کے لئے اپنے نیک بندوں کی راہنمائی کے لئے ظاہر فرمائے۔ اور ان اصحاب نے انہیں مٹا دیا کیونکہ ان کے بعد میں احمدیت کے پتھر علیہ کے شیریں پھولوں کا نونہل آتا ہے۔

چونکہ سلسلہ کشف و الہامات اور دوبارہ اسلام کی بڑا اور اس کی روح روانہ ہے اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود و علیہ السلام نے دیگر تمام مہم کے منافی اسلام کی اس ایسی صداقت کو بطور حجت کا طور پیش کیا۔ اور حضرت بلکہ خود آپ کو بھی اس قسم کی تاخیر سادی دینے جانے کا وعدہ دیا گیا اور آپ کو اجسام ہوا۔

بصورت رحمانیہ فروعی المہجم من السماء یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سے ہزاروں ہزار افراد کو اس ذریعہ سے بے غش و غبار احمدیت پر بھیجے۔ انہیں ایسی کتاب کے ساتھ جہاں احمدی اصحاب کے ایسے ان زیادہ ایمان اور ترقی الہامی اللہ کا باعث ہے۔ وہ ان کو تبلیغ میں بھی بڑی ہی منجید ہے۔ اور اس قابل ہے کہ دوست خود بھی سلسلہ کو کریں اور اپنے زیر تبلیغی اجنبی کو سلسلہ کو لے کر انہیں کتاب ہندوستان میں تاقیان کے بعد تاجران کتب سے اور پاکستان میں بارہا دست کریم مولوی عبدالرحمن صاحب مکتبہ مولوی فاضل دفتر ترجمہ القرآن بلوچستان ہاگ علی ڈیڑھ غازی خاں سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

قیمت جلد اولیٰ فیض احمدی ۱۰۰ روپے۔ درمیانہ لکچر فی جلد ۱۰۰ روپے۔

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین علیؑ اثنی عشریؑ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد گرامی اور عہدہ راجح احمدیہ تاقیان کے فیصلہ کے مطابق چندہ مولوی تیار کرنے کے ایک حکم نظارت ہر اس زیر غور ہے۔ اس کا اس میں داخل ہونے والے سختی طلبہ کو انہوں کی طرف سے کتب و جغرافیہ کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ تبلیغی پیشہ روپے کے درمیان ہمارا وسیع بیجا ایسے اصحاب کو بعد تکلیف تعلیم انکم اور سالانہ ایک صدر راجح احمدیہ کی عمارت کے وقت انہیں کے مفکر کردہ مشاہیر پر فضیلت تبلیغ ادا کرنا ہوگا۔ ہم فرمائے کہ اس کا یہ نادر موقوفہ کے جمع ہائے احمدیہ ہندوستان سے کم از کم ٹریل پاس طلبہ خدمت دین کے لئے آئے ہر حصہ اور صدر بڑی کرافٹ کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ مع تقویٰ سر فیض کفایت جلد نظارت ہذا کو بھیجیں اور اس کا جواب انتخاب کر کے اس جاہلیہ کی جائے

گوالف۔ نام۔ ولدیت۔ سکونت جی اور پتہ۔ عمر۔ صحت۔ ٹریل یا ٹریک کا امتحان کس سال پاس کیا۔ رصعدہ سند ہمارا سال زمانہ (میں) والد یا میری دست کا ذریعہ معاش اندازہ ہمارا آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ۔

نوٹ: سدرخواست کنندہ کے لئے اردو زبان کا کھٹنا بڑھانا نا ضروری ہے (۲۵) قرآن مجید سائنسی پڑھا سکتا ہو، سلسلہ کے لٹریچر کے کافی واقفیت ہو، مکتبہ جو علم غزیرتوصال سے کم اور۔ سال سے زائد نہ ہو۔ (۱۵) مشاہیر شدہ نہ ہو اور درخواست میں ان امور کی کوئی غلطی نہ ہو کہ جائے۔

ناظر تعلیم و تربیت تاقیان

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تعلیم ملک کے ہندوستان میں احمدی نگر کی ضرورت سے کسی محسوس کی جا رہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت علیؑ اثنی عشریؑ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق تاقیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور چند ایک طلبہ زیر تعلیم ہیں مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ جو اچھے کلاسوں میں ترقی پانے والوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلبہ کو مولوی خاں نائل تعلیم دینی جائے گا۔ اور وہی فوٹاں اگر ختم نہ کیا تو آئندہ احمدیت کے دائمی مبلغ ثابت ہوں گے۔ جس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقوفہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اگر آپ کا بیٹا بچہ اس قابل ہے تو اسے فوری طور پر تاقیان ہجوا دیں اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی راہوں میں روشن بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اسے بھی مناسب طریق پر یہ نیک تحریک کریں جو چاہے اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ہاتھ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ اصحاب حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے حلیہ کر دیں ہجوا کرنا اللہ جو ہر بچے کے اعزاز و اخراجات مبلغ ۱۰۰ روپے ہمارے تعلیمی تاملیت کم از کم ٹریل پاس ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر سال احمدیہ کی کلاس میں ٹریل پاس طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔

دعا فرمائیے: اللہ تعالیٰ ہمارے کامیاب بنائے۔

دیخواست

بندہ کا ارادہ ہے کہ خاندان کعبہ کراچ کرنے کا ہے۔ توجہی اظہار گوہر بار سے دلی درخواست ہے کہ ان جاہلک ایم بی خاص طور پر بندہ کے لئے کاروبار میں بندہ اپنے اس نیک اور ایم مقصد میں کامیاب ہو۔ اور مرضا نے اپنی حاصل ہو۔ اور انجمن مکتبہ جو۔

اجدار محمد ابراہیم لیل ربوہ شریف (سابق مبلغ افریقہ)

ہجوا اور دھار وار کے سالانہ جلسے

(تعمیرت، تعلیم، مکتبہ)

اور تقریب سے وقت میں تمام اور کسب و کار اور دھار وار کے سالانہ جلسے

جدید آباد سے کوئی بیٹھو لٹرائز صاحب

چند کتب سے کوئی بیٹھو لٹرائز صاحب کو حاصل

مدیر جاندار کو بری بیٹھو لٹرائز صاحب کو حاصل

کوئی بیٹھو لٹرائز صاحب کو حاصل

اللہ تعالیٰ ہمارے کامیاب بنائے۔

انجمن احمدیہ سائنس اور دھار وار کے سالانہ جلسے

مختلف رنگ میں تمام زیادہ اور حقیقت ہے کہ یہی

کا ہر سال ہی انہیں حضرات کے مکتبہ دین سے

ہی ہوتا ہے۔ ہر جماعت احمدیہ میں اور دھار وار کے سالانہ

سے ان تمام حضرات کو کرنا ہے۔ اور انہیں اور انہیں

ہماری اس حق خدمت کو قبولی زیادہ سے اس علاقہ میں

یہ بیٹھو لٹرائز صاحب کو حاصل

حضرت صاحبان کو بری بیٹھو لٹرائز صاحب کو حاصل

خبریں

۱۹۲۸ء اپریل بھارت سرکار کے وزیر خوراک شری اجیت پرشاد نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ ملک کے کسی بھی حصے میں خوراک کی صورت حالات کے متعلق تشویش مند ہونے کی قطعاً کوئی وجہ نہیں بلکہ کے برعکس صورت حال بڑا امید ہے۔ آپ نے کہا کہ بعض حصوں میں خوراک کی قلت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ سب آج ہی ہے۔ بھارت سرکار کے پاس خوراک کا کافی ذخیرہ ہے۔ اور وہ سرحدوں پر مانگ کو پورا کر سکتے ہیں۔

اسرائیل نے فوجی اقدامات کے لیے ہیکلیہ خارج نہیں ہے۔ کہ جاؤں پینچ حملو کرنے کو تیار رہاں گی جاری ہے۔ وہ امریکی مہربانی کا ہے۔ اخبار مذکور نے آفریں لکھا ہے کہ امریکہ کی سازشوں کا تقصد یہ ہے کہ جاؤں کو دہشت زدہ کیا جائے۔ تاکہ وہ آؤں ہار کے پلان کو منظور کرے۔

۲۸ اپریل۔ جاؤں کی سابقہ بلوچی وزارت نے روس کے ساتھ سفارتہ تعلقات قائم کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا شاہ حسین نے اس کی منطوری دیکھتے ہوئے انکار کر دیا ہے۔ جاؤں کے سیزر شاہ حسین کے عراق کے شاہ فیصل کے نام پیغام کے کہ جہاں پہنچے گا وہیں بشارت ہے۔ آج کے بیان میں ہے کہ وہ دہلیز جنگ وار ہے ہیں۔ ایک طرف تو ملک کے اندر کیونٹوں اور ان کے مایوں سے جنگ لڑی جا رہی ہے اور دوسری طرف وہ بیرونی مداخلت کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ شاہ حسین نے برطانیہ کے اخبار نیوز آف دی ورلڈ کے نام میں ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اپنی سرزمین پر جہاد نہیں کرنا سکتے ہیں۔ تب تک بھارت کے ساتھ مشرق میں دیکھیں گے۔

۲۸ اپریل۔ لندن اخبار سٹارٹ ایگریس نے بیان کیا ہے کہ برطانیہ جو انڈیا میں اپنی جہاد کر رہا ہے۔ وہ کمزور نہیں ہوں گے۔ اور انہیں خاص فوجی جھکاؤں پر جانا چاہئے گا۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ سیکیم کے سلطان ۷ سے پانچ لاکھ جوں کا تجربہ کیا جائے گا۔ اگر پینچ دو لاکھ

۲۸ اپریل۔ کئی حکام نے بھارت میں نا جائز ہونے کی روایت دیکھنے کے لئے بڑے پیمانے پر ایچ ایچ ایچ کے سرگرم افراد کو دیکھ دی ہیں۔ سرکاری پریس کیمپوں اور پبلسٹیٹی میں اور ممبران مٹھلی میں ہونے کی بڑی بڑی مہذبوں میں تقیبت کیمپوں میں مہذبوں کو بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اس سازش کو ناکام بنا دیں۔ ایک اخبار نے کے سلطان سرور روزنامہ انڈیا نے کہا ہے کہ بھارت میں مسلح کیا جاتا ہے اور اس سے بھارت کو ۲۰ کروڑ روپے کی کرنسی سے بھر دھوئے پڑے ہیں۔ مٹھلی شدہ بھارت کی کرنسی پاکستان کے راستہ کوئی باہر سفر نہیں کر سکتی اور انھیں کئی مہینوں میں چھوڑنا پڑے۔

۲۸ اپریل۔ روس کی کیونٹ پورے کے اخبار ہیرالڈ نے لکھا ہے کہ کیرجہ عدم میں امریکہ کے چھٹے بحری بیڑہ کی نقل و حرکت آج عرب ملک جاؤں کے ممالک ہے۔ انبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ پر ایک باہر چھٹا لاکھ لاکھ لاکھ ہے جب جاؤں نے امریکہ کی نوآبادی آفرین ہورجوں کو روک دیا۔ تو جاؤں کے خلاف ایک سازش کی گئی۔ اس سازش کی تمام کریمیاں دیکھیں ہیں۔ جو کچھ ہے۔ انھیں بڑے مدافعت لکھا ہے۔ کہ دوسرے ملک کی سطح فوجیں جاؤں کی سرحدیں چیک ہو جی ہیں اس کے علاوہ ترکی عراق اور

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندی کی اشاعت میں امانت

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندی کی اشاعت کے متعلق نظارت ہوا کی طرف سے جو اطلاع اخبار ہند میں شائع کیا گیا تھا۔ اس پر لیکر کچھ ہونے سے پہلے حکوم ہندی نے اخباری صاحب واقف زندگی کے مدعا نامہ لکھے اور ان کی ایمر محمد نے امانت کا وعدہ کیا ہے۔ انھیں اللہ اسی الجواد

اجاب کی خدمت میں انہیں کے اس کارفرما جو حضرت سیدنا دولٹا خرمجوہرات خود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تکریم کے لئے ہے (بڑا سے زیادہ حصہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت اور فدائے کی خاص رحمت کے بارش ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ہو۔ (نہ نعرۃ و تبلیغ قادیان)

۲۸ اپریل۔ روس نے کلر اپنا مؤرخہ جی کو لیکر مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اسے دارننگ دی گئے ہے کہ اگر اس نے اپنے علاقوں میں ایچی نہیں لڑے گا۔ اسے کی اجازت دی ہے کہ اسے اس قدر مہربان کرے کہ اسے اس جگہ کو جنی خواجہ کے ہاتھ کے سبب اس کے سامنے بھیج دیں گے۔ مراسلہ میں یہ لکھا ہے کہ مغربی جہاد کے نام میں ان کو صرف ایک جدید زمین یا بیڑہ جن میں ہم سے منہ کی جا سکتا ہے۔ اس صورت میں مغربی جہاد بڑا بھارت میں جانی جائے گا۔

۲۸ اپریل۔ روس نے کلر اپنا مؤرخہ جی کو لیکر مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں اسے دارننگ دی گئے ہے کہ اگر اس نے اپنے علاقوں میں ایچی نہیں لڑے گا۔ اسے کی اجازت دی ہے کہ اسے اس قدر مہربان کرے کہ اسے اس جگہ کو جنی خواجہ کے ہاتھ کے سبب اس کے سامنے بھیج دیں گے۔ مراسلہ میں یہ لکھا ہے کہ مغربی جہاد کے نام میں ان کو صرف ایک جدید زمین یا بیڑہ جن میں ہم سے منہ کی جا سکتا ہے۔ اس صورت میں مغربی جہاد بڑا بھارت میں جانی جائے گا۔

۲۸ اپریل۔ واشنگٹن ۲۸ اپریل امریکی اخبار نے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے کہ کینیڈا کے ساتھ ہمارے اسی جہاد امریکی حصے میں ہیں انہیں جنگ کے وقت اپنی تھپڑ سے سزا دیا جائے۔ لیبر لیونگ پر عمل ہوا ترجمان نے مزید کہا کہ انہیں اس امر کی دستوں کا کام ہے کہ وہ اٹلی کی شمال مشرقی سرحد کی حفاظت کریں۔

۲۸ اپریل۔ لندن کے سیاسی معلق نے لکھا ہے کہ اگرچہ امریکہ

۲۸ اپریل۔ بھارت کے مذہبناغ شرکی کرشنا مہینی نے ان کے اعزازی دی گئی ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے لئے بھارت کا دھرم پر اظہار اذہار ہونا اور ایچی جہاد کی ہر بات کو بند کرنا ہے اس موثر پارٹ اور اگر اس بات پر منحصر ہے کہ یہ اقتصادی اور سوشل محاذوں پر کسی قدر ترقی کے لئے ہے۔ آپ کو اندھا ایچی ایچی کی طرف سے استقبالیہ دعوت دی گئی ہے۔ آپ نے اسے ایل آ کر ہندی پیداوار بھانسنے، ناخواندگی کو ختم کرنے اور جہاد کی حالت سطرانے کے لئے تک کرکوششیں کی جائیں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکند آباد۔ دکن

ہر انسان کے لئے ایک ضروری پیغام بزبان اردو کلڈا نے پز مفت جلد شہاد الدین سکند آباد۔ دکن

ہر انسان کے لئے ایک ضروری پیغام بزبان اردو کلڈا نے پز مفت جلد شہاد الدین سکند آباد۔ دکن

۸۰ صفحہ کا رسالہ مقصد زندگی احکام ربانی کا ڈبائے پر مفت جلد شہاد الدین سکند آباد۔ دکن